سلام

سیدالشعراء مولوی سید محمد حسن صاحب سالکؔ

چمکا گلوئے شہ پر خنجر جو بے کسی میں
اک انقلاب آیا زینبؑ کی زندگی میں

عباسؑ مشک بھر کر دریا سے جب چلے ہیں
انگڑائیوں سے ٹوٹے بندِ قبا خوشی میں

دل نے دیئے ٹہوکے، حُر چل سوے شہ دیں
عقبیٰ کو چھوڑتا ہے دنیا کی دوستی میں

دل میں دہل رہے تھے، ظالم سمجھ رہے تھے
پنہاں ہیں لاکھ نشتر مظلوم کی ہنسی ہیں

بتلا چکا ہے سب کو شہہ کا سرِ بریدہ
دنیا چھپی ہوئی ہے امت کی بے رخی میں

قاتل تھا پشت شہہ پر، خنجر رواں گلے پر
لیکن نہ فرق آیا خالق کی بندگی میں

آنکھوں سے اشک برسے، فوجوں نے سر جھکایا
کیا کہہ دیا نظر سے بے شیر نے ہنسی میں

صفّین پہلی منزل، پھر کربلا بنے گی
عباسؑ جنگ کر لو حیدرؑ کی زندگی میں

ہوتا رہے گا یوں ہی عالم میں تا قیامت
ماتم شہہ زمن کا خشکی میں اور تری میں

وہ بازوئے محمدؐ، یہ بازوئے شہہ دیںؑ
اسلام فرق ڈھونڈھے عباسؑ میں علیؑ میں

سمجھو اگر سمجھ ہو، دیکھو، اگر نظر ہو
آلِ نبیؐ ملیں گے قرآں کی روشنی میں

پامال ہو رہی ہے مقتل میں لاش اس کی
لاشیں اٹھائیں جس نے تا عصر تشنگی میں

لشکر میں شاہِ دیں کے دیکھے گی فوجِ اعدا
شکلِ نبیؐ کسی میں، شانِ علیؑ کسی میں

خود تشنہ لب نکل کر، عباس نے ڈبویا
پانی کی آبرو کو آبِ فرات ہی میں

سر دے کے کربلا میں، اسلام کو بچایا
یوں روح شہہ نے پھونکی دینِ محمدیؐ میں

دیکھے گی زیرِ خنجر، مولا تمہارے سجدے
اللہ کی عبادت خود اپنی روشنی میں

سالکؔ تمہیں اکیلے شاعر نہیں جہاں میں
مدحِ شہہ زمن کا اک رنگ ہے سبھی میں

سمجھ کر جو پڑھے قرآن وہ انسان اچھا ہے
کتاب پاک کے ایسے بھی عاشق ہم نے دیکھے ہیں

جو سمجھائے زمانے کو کلام حق وہ دانا ہے
کوئی جھولے سے پڑھتا ہے کوئی نیزے پہ پڑھتا

اسیفؔ جائسی